مناظرے سے انکار کے بعد

شکیل کو

مباہلے کا چیلنج

از طرف

مفتی اسعد قاسم سنبھلی

چند دن قبل اطلاع ملی کہ نیٹ پر شکیل کا دوسرا جواب آ گیا ہے راقم جامعہ کے عربی مسابقے میں اتنا مشغول تھا کہ دو ہفتوں تک تو کچھ سوچنے کی بھی مہلت نہ تھی اب اس کے انعقاد کے بعد کچھ فرصت کے لمحات میسر آئے تو پرنٹ آؤٹ نکال کر پڑھنا شروع کیا پہلا تأثر تو یہی تھا کہ وہ اپنے بلند بانگ دعوؤں کے کیونکہ دلائل پیش کرنے سے عاجز ہے اس لئے ضمنی مباحث کو طول دیکر اصل مسئلہ سے بہر صورت قارئین کی توجہ ہٹانا چاہتا ہے حالانکہ ہم نے اس کے ذاتی حالات درج کرنے میں ان لوگوں پر اعتماد کیا ہے جو متشرع و دیندار ہیں اور شریعت میں ان کی گواہی قبول کی جاتی ہے لیکن جب شکیل نے ان واقعات کو جھوٹا قرار دیا تو ہم نے متعلقین سے دوبارہ تحقیق کر کے اسے لکشمی نگر آنے کی دعوت دی تاکہ وہ دوسرے فریق کو جھٹلا کر اپنی صداقت ثابت کرے، لیکن عجیب بات ہے کہ وہ لوگ تو مقابلے کے لئے تیار ہیں لیکن شکیل ان کا سامنا کرنے پر آمادہ نہیں اور گھر بیٹھ کر ہر ایک کو جھوٹا قرار دینے ہی میں عافیت سمجھ رہا ہے اب قارئین خود فیصلہ کریں کہ وہ میدان میں آنے سے کیوں گھبرا رہا ہے، بس یہی اکیلا سچا ہے، باقی سب جھوٹے ہیں؟ یہ خوف ہی دراصل اس کے مجرم ضمیر کا پتہ دیتا ہے ہم شکیل کو ایک بار پھر لکشمی نگر آنے کی دعوت دیتے ہیں اگر اس میں ذرا بھی غیرت ہے تو ہمارے چیلنج کو قبول کرے ورنہ ان موضوعات پر ڈھٹائی چھوڑ کر اپنے جھوٹا ہونے کا اعتراف کر لے۔

راقم کا دوسرا احساس یہ پختہ ہوا کہ شکیل واقعی ان لوگوں میں شامل نہیں ہے جو کسی غلط فہمی کا شکار ہو کر راہ راست سے بھٹک جاتے ہیں بلکہ اس کا تعلق تو ان بے توفیقوں سے معلوم ہوتا ہے جو سب کچھ جانتے ہوئے بھی ضلالت و گمراہی کے جادے پر گامزن ہوتے ہیں اور غرور و تکبر، بغض و عناد اور دنیاوی منفعت کے باعث ان کی واپسی کی راہیں تقریباً مسدود ہو جاتی ہیں اللہ رحم فرمائے اب معاملہ بڑا ہی خطرناک ہے۔

تیسرا احساس یہ ہے کہ پہلے جواب کی بنسبت اس تحریر میں شکیل کا پارہ کافی ہائی ہو گیا ہے اور وہ غصہ میں لال ہو کر ہمیں احمق، کم عقل، بہتان باز، گمراہ اور جہنمی تک کہہ ڈالتا ہے لیکن دعویٰ پھر بھی زبان کی پاکیزگی کا ہے اور اسکے گمراہ مرید اس جاہلانہ طرز کو دوٹوک اسلوب قرار دیکر خوش ہو رہے ہیں اس نے تمام دینی مدارس اور علماء امت پر حملہ کرتے ہوئے راقم پر الزام لگایا کہ تم لوگ تنخواہ کے علاوہ آدھا چندہ بھی کھا جاتے ہو ہم پوچھتے ہیں کہ شکیل کی بابت تو تمام تر معلومات ہم نے اس کے ان قریبی ساتھیوں سے حاصل کی تھیں جن کے جلو میں اس نے زندگی کے ماہ و ایام گزارے ہیں لیکن کیا وہ بتا سکتا ہے کہ اس نے ہم پر یہ الزام کس اطلاع کی بنیاد پر لگایا ہے؟ کیونکہ ہم نے تو آج تک کسی مدرسہ کی سفارت کی اور نہ ہی الحمد للہ ہمارا دامن کبھی کمیشن سے داغدار ہوا تو کیا وہ اس کا کوئی ثبوت پیش کر سکتا ہے؟ شکیل تو اپنا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے لکشمی نگر نہ آ سکا لیکن ہم اس الزام کو جھٹلانے کے لئے اس کا مقابلہ کرنے کو تیار ہیں۔

گزشتہ تحریر میں شکیل نے ہمارے موقف کو جب حسد وبغض کا نتیجہ قرار دیا تو ہم نے صراحت کرتے ہوئے لکھا کہ یہ تجاہل عارفانہ ہے حسد وبغض تو ہم پلہ اور ہم مشغلہ لوگوں میں ہوتا ہے ہماری شکیل سے کوئی رشتہ داری ہے نہ ہی کاروبار میں شرکت اور نہ ہی ہم نے اس کی طرح مہدویت کا کوئی دعویٰ کیا ہے تو حسد وبغض آخر کس بنیاد پر ہوگا؟ شکیل کہتا ہے کہ رشتہ داری تو یہودیوں کی بھی حضور سے کچھ نہ تھی اور نہ ہی انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا پھر بھی خاتم النبیین سے حسد کیا، کوئی اس جاہل کو جا کر بتا دے کہ یہودیوں کی حسد کی بنیاد ان کا خاندانی زعم، نسلی برتری کا احساس اور نبوت کو اپنی جاگیر سمجھنا تھا وہ نبی آخرالزماں کو یہی تصور کئے بیٹھے تھے کہ دیگر انبیاء کی طرح وہ بھی ان ہی کے خانوادے کا ایک فرد ہوگا لیکن جب یہ سعادت بنو اسماعیل کو مل گئی تو ان کا خاندانی بھرم ٹوٹ گیا اور وہ خاتم النبیین پر ایمان لانے کے بجائے ان کے دشمن بن گئے یہی چیز ان کے حسد وبغض اور مخالفت کی بنیاد تھی جبکہ ہم نے خود کبھی مہدویت کا خیال پکایا نہ اس منصب کو اپنے خاندان و قبیلے اور اپنے ملک کی میراث سمجھا تو ہمارے حسد وبغض کی آخر کیا تک ہے؟ ہاں ہمارا قصور اتنا ضرور ہے کہ شکیل نے مکر وفریب، بہتان و کذب اور تحریف وتلبیس کی بنیاد پر جو شیش محل تیار کیا تھا ہماری کتاب نے دلائل کی یلغار کر کے اسے آناً فاناً زمیں بوس کر دیا اور جھوٹا مدعی ہاتھ ملتا رہ گیا اس لئے اب اس کی جھنجلاہٹ بالکل فطری ہے اپنے منصوبوں کی ناکامی پر شکست خوردہ لوگ ایسی ہی بے تکی بکواس کر کے دل کی بھڑاس نکالتے ہیں ۔

دارالعلوم دیو بند دنیا کا عظیم اسلامی مرکز ہے جس کے فتاویٰ کو مسلمان بڑی وقعت کی نظر سے دیکھتے ہیں اس نے شکیل کے کفر وارتداد پر ۲۲ رجنوری ۲۰۱۳ء کو ایک مفصل فتویٰ جاری کر کے اس کے ماننے والوں کو ضال اور مضل قرار دیا ہے۔ ہم نے اپنے جواب میں جب اس کا تذکرہ کیا تو شکیل نے صدور کی تاریخ لکھ کر ہمیں جھٹلانا چاہا ہے حالانکہ یہ اعتراض بالکل لغو اور مہمل ہے کیونکہ ہم نے نیٹ پر ڈالنے کا تذکرہ کیا ہے صادر ہونے کا نہیں اس لئے ان فضولیات کی آڑ لینا اس کی بدحواسی کا پتہ دیتا ہے وہ مسلکی اختلافات سے متعلق فتوؤں کو اجاگر کر کے اس فتویٰ کے اہمیت گھٹانا چاہتا ہے حالانکہ حرمین کے علماء نے تو حقائق سامنے آنے کے بعد علماء دیو بند کے عقائد کی صحت کا برملا اعتراف کیا تھا ملاحظہ ہو حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ کی ''**المهند على المفند**'' پھر شکیل کا مسئلہ تو ایک ذاتی موضوع ہے اور ہر مسلک کے لوگ اپنے علماء کے فتوؤں کے پابند ہوتے ہیں شکیل تو بقلم خود دیو بندی ہے اور کئی سال تک وہ تبلیغی جماعت سے وابستہ رہا ہے تو اب دارالعلوم دیو بند کے فتوے کو وہ تسلیم کیوں نہیں کرتا؟ اور مفتیان کرام کے دلائل کا آخر اس کے پاس کیا جواب ہے؟ فوراً وضاحت کرے ورنہ مسلمان کافر و مرتد جان کر اس کا تعاقب کرتے رہیں گے اور مہدی کے منصب پر ڈاکہ ڈالنے کی اسے ہرگز اجازت نہیں دیں گے۔

اہل حق اپنی بابت اگر کسی فتویٰ کو درست نہیں سمجھتے تو فوراً مفتیان کرام سے رجوع کر کے حقائق کو واضح کرنے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ غلط فہمیاں دور ہوں اور مسئلہ بالکل منقح ہو جائے جیسا کہ اکابرین دیوبند نے اپنے عقائد قلم بند کر کے حجازی علماء کی خدمت میں پیش کئے اور ان سے اپنی صحت وحقانیت کا تصدیق نامہ لیا اب شکیل بتائے کہ اس نے دارالعلوم دیوبند سے رجوع کیوں نہیں کیا اور اپنے کفر وارتداد کے فتوے پر وہ اتنا بے فکر کیوں ہے؟

شکیل کے جواب میں راقم نے جب دوسری تحریر لکھی تو ابتدائی سطور کے بعد ہم نے اس سے دس سوال کئے تھے جن کے اس نے بڑے بھونڈے جواب دئے ہیں صاف محسوس ہوتا ہے کہ علمی مباحث پر خامہ فرسائی اس کے بس کا روگ نہیں نہ قلم پر قدرت ہے، نہ الفاظ ساتھ دیتے ہیں اور نہ ہی مضامین کا کوئی تسلسل نظر آتا ہے بس ہمارے ہی الفاظ واستعاروں کو لوٹا کر وہ اپنا کام چلانا چاہتا ہے اور یہ کوئی تعجب کی بات بھی نہیں علم کے جاہل مدعیوں کی تحریر میں عموماً ایسی ہی خامیاں پائی جاتی ہیں لیکن افسوس اپنی جہالت کا اسے کوئی احساس ہے اور نہ ہی اس پر شرمندگی !! بلکہ ڈھٹائی کے ساتھ الٹا وہ علماء ہی کو مغلظات بک رہا ہے اور توبہ کرنے کو ذرا تیار نہیں ہمارے سوالوں کا اس نے جواب دینے کی جو ناکام کوشش کی ہے ہم ذیل میں اس کا نمبروار تجزیہ کرتے ہیں۔

(۱) شکیل کا دعویٰ ہے کہ وہ امام مہدی، عیسیٰ بن مریم اور آسمانی رہبر ہے، ظاہر ہے یہ بہت غیر معمولی بات ہے اس لئے ہم نے اس سے سب سے پہلے یہی بنیادی سوال کیا تھا کہ وہ اپنے دعوائے مہدی ومسیح کی قرآن وحدیث سے کوئی صریح دلیل پیش کرے اور اپنی تائید میں ان علماء کا بھی حوالہ دے جنہوں نے آیت یا حدیث کی وضاحت شکیل کی منشا کے مطابق کی ہو؟ اب اس کا فرض تھا یہ مطالبہ پورا کر کے اپنی صداقت کا ثبوت دیتا لیکن وہ اپنی عادت کے مطابق متقدمین ومتاخرین تمام علماء کو مشتبہ قرار دیکر اس سوال کو بالکل گول کر گیا اور قرآن وحدیث سے کوئی دلیل پیش نہ کر سکا اب قارئین ملاحظہ فرمائیں کہ یہ شخص جھوٹ بولنے میں کیسا جری ہے اور کتنی بے خوفی کے ساتھ دلائل کا مطالبہ کرنے والوں کو مغلظات بک رہا ہے اگر اس میں ہمت ہے تو اپنے دعوے کی تائید میں صحاح ستہ سے کچھ پیش کر کے دکھائے ہمارا یقین ہے کہ قیامت تو آسکتی ہے لیکن شکیل دلیل نہیں لاسکتا۔

(۲) احادیث کے مطابق امام مہدی ظہور وبیعت کے بعد دشمنوں کی سرکوبی، ملت کی شیرازہ بندی اور جزیرۃ العرب کے تحفظ کے لئے سرگرم ہو جائیں گے اس لئے ہم نے شکیل سے پوچھا تھا کہ وہ اپنے آپ کو واقعتاً مہدی سمجھتا ہے تو پھر چلمن کے اندر کیوں چھپا بیٹھا ہے کیا ظہور کے بعد وہ امام مہدی کے چھپنے کی کوئی حدیث صحاح ستہ سے پیش کر سکتا ہے؟ یہ سوال اس کے لئے بڑا سوہان روح تھا اس لئے یہ کہہ کر بھاگ کھڑا ہوا کہ آسمانی رہبر خوب جانتا ہے کہ اسے کیا کرنا چاہئے وہ اپنے مفاد

میں کام کرتا ہے مخالفوں کے حساب سے نہیں میری ذات وصفات ہی میرے دعوے کی دلیل ہیں۔قارئین اندازہ لگائیں کہ یہ شخص کتنا عیار اور شاطر ہے اب اسے حدیث کی بھی پرواہ نہیں بس وہ جو بک دے اسی کو مان لو اور دلیل کا مطالبہ نہ کرو۔۔ اسے معلوم ہونا چاہئے کہ امت مسلمہ ابھی اتنی بے شعور نہیں ہے کہ ایسی شعبدہ بازیوں سے دھوکہ کھا جائے وہ فوراً دلیل پیش کرے ورنہ کم از کم یہ تسلیم کرلے کہ صحاح ستہ اس کے سر پر ہاتھ رکھنے کو تیار نہیں ہیں۔

(۳) دین کی تکمیل کے بعد نبوت اور وحی کا سلسلہ بند ہوگیا اس لئے پوری امت کا اجماع ہے کہ اب رسول اللہ ﷺ کی شریعت قیامت تک رہنمائی کرتی رہے گی لیکن شکیل کیونکہ شریعت کی ابدیت پر یقین نہیں رکھتا اس لئے باری تعالیٰ سے براہ راست اس نے دین کا نیا نہج وصول کرنے کا دعویٰ کیا، ہم نے پوچھا کہ ختم نبوت کے بعد آخر یہ کونسا نہج ہے، شریعت میں کیا تبدیلی ہوگئی اور اس نے یہ نہج آسمان سے کس طرح وصول کیا؟ ظاہر ہے ان سوالوں کا جواب دینا آسان نہ تھا اس لئے شکیل کہتا ہے یہ ایک راز ہے جس کا گواہ باری تعالیٰ ہے اور تم اپنی منطق سے میری بات نہیں سمجھ سکتے، قارئین بتائیں کہ یہ بکواس کیا ہمارے سوالوں کا جواب ہے اس طرح تو کوئی بھی شخص صرف مہدی نہیں بلکہ رسول اور خدا بھی بن سکتا ہے شکیل یا تو اس کی دلیل پیش کرے ورنہ یہ اعلان کردے کہ وہ کسی شریعت کا پابند نہیں اور اس کی ہر بات وحی کی طرح قطعی ہے۔

(۴) ہم نے اپنی پہلی کتاب میں امام مہدی کی پندرہ علامتیں نقل کر کے شکیل کی ذات کو 19 زاویوں سے پرکھا تھا جس میں وہ ہر کسوٹی پر کھوٹا ثابت ہوا ہم نے اس سے پوچھا تھا کہ وہ ان علامتوں کا نمبروار جواب دینے سے کیوں بھاگ رہا ہے تو اس نے یہ کہہ کر دامن چھڑانے کی کوشش کی کہ میں تمام سوالوں کا جواب دے چکا ہوں اب دوبارہ گفتگو نہیں کروں گا قارئین جانتے ہیں کہ شکیل اس موضوع پر گفتگو سے کیوں کترا رہا ہے؟ اس لئے کہ وہ خوب جانتا ہے کہ جب علامتوں کی بحث طول پکڑے گی تو تمام تر چالاکیوں کے باوجود اس کا دعویٰ پادر ہوا ثابت ہوگا اور اپنی تائید میں وہ ایک دلیل بھی پیش نہ کرسکے گا اس لئے اصل محاذ سے ہٹ کر گرد وغبار اڑانے اور مخاطب کو بار بار جھوٹا کہنے ہی میں وہ اپنی نجات سمجھ رہا ہے لیکن وہ فکر نہ کرے ہم لوگ انشاء اللہ اسے گھاٹ تک پہونچا کر ہی دم لیں گے۔

(۵) دارالعلوم دیوبند کے فتوے کی تردید میں شکیل نے یہ کہہ کر اس کی تردید کی کہ عربی مدارس، دینی حلقے اور علمی ڈگریاں کیونکہ قرن اول میں موجود نہ تھیں اس لئے ان کا کوئی اعتبار نہیں اول تو ان کے وجود کا انکار ہی تاریخ سے اس کی بے خبری کی دلیل ہے لیکن فرض محال کے طور پر ہم نے اس سے سوال کیا کہ پھر تو صحاح ستہ کا بھی اعتبار نہ ہوگا کیونکہ قرن اول میں تو وہ بھی نہ تھیں شکیل اس کا کوئی معقول جواب نہ دے سکا اور وہی پرانی باتیں دھرا کر اس نے یہ دعویٰ بھی کر ڈالا کی بعد کی کتابوں کی بنیاد پر کسی کو چیلنج نہیں کیا جاسکتا ہم پوچھتے ہیں کہ امت نے حدیث کا مدار سند پر رکھا ہے یا نہیں؟ اگر دوسری کتابوں

کی سند بھی صحیح ہے اور اس کے رواۃ صحاح ستہ ہی کے ہیں تو اس کی بنیاد پر چیلنج کیوں نہیں کیا جا سکتا؟ یہ صرف اسی کا دعویٰ ہے یا تاریخ میں کسی محدث نے بھی اس کی صراحت کی ہے شکیل حوالہ نقل کرے۔

(۶) شکیل کا کہنا ہے کہ صحاح ستہ کے بعد لکھی جانے والی حدیث کی کتابیں قابل استدلال نہیں ہیں ہم نے پوچھا کہ اگر تقدم زمانی ہی معتبر ہونے کی دلیل ہے تو صحاح سے پہلے اسے مؤطا امام مالک کا تذکرہ کرنا چاہئے کیونکہ وہ تو ان سے بھی مقدم ہے ہمارا سوال تھا کہ شکیل اب سب سے زیادہ معتبر کتاب مؤطا سے اپنا دعویٰ ثابت کرے اس کے جواب میں شکیل نے مؤطا کے اختصار کا شکوہ کیا ہم کہتے ہیں کہ چلو مؤطا نہیں تو صحاح کی بخاری مسلم سے اپنا دعویٰ ثابت کردو، ابن ماجہ کی ضعیف و مجمل حدیث کا نمبر تو بعد میں آئے گا۔

(۷) مسلم شریف کے حوالے سے شکیل نے دعویٰ کیا تھا کہ امام مہدی کی مخالفت ملک شام کے کچھ لوگ کریں گے ہم نے پوچھا کہ مہدی کے لفظ کی صراحت کے ساتھ کیا وہ حدیث دکھا سکتا ہے اس کے جواب میں شکیل بہت چڑ چڑایا اور کہا کہ فریقین کے درمیان یہاں مہدی کی تعیین میں کوئی اختلاف نہیں ہے تو پھر سوال کے کیا معنیٰ؟ ہم اس سے یہی بات کہلوانا چاہتے تھے تو اب مطلب یہ ہوا کہ دوسری احادیث کی روشنی میں مجمل حدیث کی تشریح کے اصول کو اس نے تسلیم کرلیا کیونکہ ابو داؤد، ترمذی اور ابن ماجہ کی احادیث ہی تو صحیح مسلم کی روایت کے عموم کو محدود کر کے ان کی امام مہدی کے حق میں تخصیص کرتی ہیں تو اب وہ بتائے "**لا المهدی الا عیسیٰ ابن مریم**" کی تشریح صحاح ستہ کی ان احادیث کی روشنی میں ہوگی جو دونوں کو الگ الگ قرار دیتی ہیں یا شکیل کے اس باطل دعوے کو مانا جائے گا جس کی کتاب و سنت اور امت کے چودہ صدیوں کے تعامل میں کوئی دلیل نہیں ہے؟

(۹/۸) مہدی کے ساتھ شکیل کیونکہ حضرت عیسیٰ ہونے کا بھی دعویدار ہے اس لئے ہم نے پوچھا کہ یہ وہی عیسیٰ ہیں جو بنی اسرائیل کے نبی تھے یا کوئی اور؟ تو اس نے جواب دیا کہ وہی عیسیٰ بن مریم ہیں تو ہمارا سوال تھا کہ جب وہ تمہارے باطل زعم کے مطابق وفات پا چکے تو اب دوبارہ کیسے پیدا ہوں گے؟ شکیل ان کے جسمانی نزول کا منکر ہے تو اب دوسری پیدائش کے لئے صرف روح ہی بچتی ہے جسے بہر حال کوئی جسم چاہئے یہ جسم حضرت عیسیٰ کا نہیں شکیل کا ہے تو کیا کسی پہلی روح کا دوسرے جسم میں داخل ہونا شرعاً ممکن ہے؟ یہ تو خالص تناسخ کا عقیدہ ہے جس پر مسلمان نہیں بلکہ بت پرست یقین رکھتے ہیں شکیل نے حضرت عیسیٰ کی دوبارہ پیدائش کا ذکر بخاری و مسلم کے حوالے سے کیا تھا ہم نے پوچھا صحیحین میں وہ حدیث کہاں ہے؟ تو اپنے سفید جھوٹ پر پردہ ڈالنے کے لئے اس نے حضرت آدم، حضرت حوا اور حضرت عیسیٰ کی پیدائش، اسی طرح حضرت موسیٰ کے معجزاتی عصا، اصحاب کہف کی کراماتی نیند اور خاتم النبیین کی معراج میں انبیاء سے ملاقات جیسے واقعات کو

بنیاد بنا کر کہا کہ جس طرح یہ عقل میں نہیں آسکتے اسی طرح حضرت عیسیٰ کی دوبارہ پیدائش کو بھی بلا چون وچرا مان لو اور اپنی عقل نہ لڑاو ورنہ دوسرے عقائد پر بھی ایمان لانا مشکل ہو جائے گا۔ قارئین اس جاہل سے پوچھیں کہ وہ خود کو کیا نبوت کے مقام پر تصور کرتا ہے جو اس کی بکواس کو قرآن وحدیث کی طرح مان لیا جائے!! مذکورہ واقعات پر تو ہم اس لئے ایمان رکھتے ہیں کہ ان کی خبر ہمیں اللہ اور اس کے رسول نے دی ہے جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ پیدائش کا دعویٰ شکیل کر رہا ہے اس لئے وہ اصل موضوع سے نہ بھاگے اور مسیح کذاب بننے سے پہلے ہمارے مندرجہ ذیل سوالات کے ''دوٹوک'' جواب دیکر دکھا دے۔

(الف) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آسمانی حیات پر امت کا چودہ صدیوں سے ایمان ہے شکیل ان کی وفات کی کوئی دلیل قرآن وحدیث سے پیش کر دے۔

(ب) شکیل نے دعویٰ کیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ پیدائش کا تذکرہ بخاری ومسلم میں ہے اگر وہ سچا ہے تو بتائے کہ وہ حدیث کہاں ہے؟ مکمل حوالہ دیئے بغیر امت مسلمہ اس کا گریباں نہیں چھوڑے گی۔

(ت) حضرت عیسیٰ بنی اسرائیلی نبی ہیں اور امام مہدی صحاح ستہ کے مطابق حضور ﷺ کی نسل میں پیدا ہوں گے اب شکیل بتائے کہ دونوں باتیں کیسے جمع ہوں گی؟ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور ﷺ کی اولاد میں داخل ہو سکتے ہیں؟

(ج) حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرآن کے مطابق بغیر باپ کے پیدا ہوئے جبکہ صحاح ستہ کی حدیثوں میں امام مہدی کے باپ کا صراحتا تذکرہ موجود ہے۔ اب شکیل بتائے کہ وہ اس معمہ کو کیسے حل کرے گا؟

(د) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ مریم ہیں جبکہ امام مہدی حضرت فاطمہ کی اولاد میں ہوں گے تو رسول اللہ ﷺ کی ولادت سے چھ سو سال پیشتر پیدا ہونے والی مریم حضور ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ کی نسل میں کس طرح داخل ہوں گی؟ شکیل ''دوٹوک'' جواب دے۔

(س) حضرت مسیح کا نام عیسیٰ ہے جبکہ صحاح ستہ کی حدیثوں کے مطابق امام مہدی کا نام حضور کے نام کی طرح محمد ہوگا اب شکیل بتائے کہ وہ دونوں ایک شخص کیسے ہو سکتے ہیں؟

(ص) مہدی ومسیح کے درمیان اتنے بھاری فرق موجود ہیں تو دونوں سے الگ پس منظر رکھنے والا شکیل بیک وقت مہدی ومسیح کو کس طرح اپنے اندر ضم کرے گا؟ وہ امت کو ذرا یہ طریقہ سمجھا دے، سردست انھیں سوالوں پر اکتفاء کیا جاتا ہے ورنہ اس موضوع پر تو ابھی بہت سارے سوالات قائم کرنے کی گنجائش ہے۔

(۱۰) تناسخ کی تعریف کیا ہے اور شکیل کے نزدیک یہ عقیدہ صحاح ستہ کی کون کون سی احادیث سے ثابت ہے؟ ذرا وہ ان کی

نشاندہی کرے۔

(۱۱) شکیل نے فتاویٰ کے مسلکی اختلافات کو موضوع بنا کر ان کی اعتباریت کم کرنے کی کوشش کی ہے اگر ہم اس کے کفر و ارتداد پر امت کے تمام مکاتب فکر کا ایک متفقہ فتویٰ شائع کردیں تو کیا وہ اس اجماع کو تسلیم کرے گا یا پھر بھی اس کی ہٹ دھرمی جاری رہے گی؟ وہ کھل کر وضاحت کرے۔

(۱۲) گزشتہ تحریروں میں شکیل نے اپنی قابلیت اور ہماری نااہلیت کا جب بہت شور مچایا تو ہم نے اسے کھلے عام مناظرے کا چیلنج دیا تاکہ وہ اپنا دعویٰ ثابت کرسکے لیکن اس پر ایسی دہشت طاری ہوئی کہ ہمارا چیلنج قبول کرنے سے صاف انکار کردیا کیونکہ وہ خوب جانتا ہے کہ بند کمرے میں بیٹھ کر الٹے پلٹے جواب دینا تو ممکن ہے لیکن میدان میں خم ٹھوک کر لڑنا بڑے ہی دل گردے کا کام ہے۔ جس کی ہمت شکیل جیسے مجرم کبھی نہیں کرسکتے۔

(۱۳) اپنی ناواقفیت اور جہالت کی بناء پر شکیل اگر مناظرہ نہیں کرسکتا تو ہم رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اسے مباہلے کا چیلنج دیتے ہیں اگر ہمت ہے تو وہ اپنے ہمنواؤں کو لیکر لکشمی نگر آجائے ہم بھی مسلمانوں کو لیکر میدان میں آئیں گے پھر دونوں فریق گڑگڑا کر دعاء کریں کہ اے اللہ ہم میں جو بھی جھوٹا ہو اس پر تو اپنا عذاب نازل فرما شکیل کے ہمنواء بتلائیں کہ کیا ان کا گرو اس چیلنج کو قبول کرے گا؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو سبحان اللہ آج ہی حق و باطل کا فیصلہ ہوجائے گا لیکن مناظرے کی طرح اگر مباہلے پر بھی وہ آمادہ نہیں ہوتا تو وہ خود فیصلہ کریں کہ حق پر کون ہے اور باطل کے بوجھ سے کس کی کمر ٹوٹ رہی ہے یہی ہدایت و گمراہی کا معیار ہے توبہ کا دروازہ ابھی کھلا ہوا ہے، اسلئے خدارا اپنے آپ پر رحم کرو اور یوں خودکشی نہ کرو یہ گمراہی کا ہاتھ ہے اسے فوراً جھٹک دو اور علماء کا دامن تھام لو کیونکہ ان کی اقتداء ہی میں فتنوں سے سلامتی اور اخروی فلاح مضمر ہے مولیٰ تو حجت کی تکمیل کے بعد تمام مسلمانوں کی حفاظت فرما کر انہیں ہدایت و توفیق سے بہرہ ور فرما۔ آمین یارب العلمین۔ والسلام

(مفتی) اسعد قاسم سنبھلی

۱۱ ربیع الاول ۱۴۳۵ھ